

# کنڑاڈ ایڈیناور پر قاتلانہ حملہ کی کوشش: معاوضوں کو ناکام بنانے کی سازش

دوسری عالمی جنگ کے بعد مغربی جرمنی کے ابتدائی سالوں میں، کنڑاڈ ایڈیناور، ملک کے پہلے چانسلر، ایک تباہ شدہ ملک کی تعمیر نو اور عالمی سطح پر اس کی جگہ بحال کرنے میں ایک اہم شخصیت کے طور پر ابھرے۔ ایک سخت گیر اینٹی نازی اور عقیدت مند لیتھولک کے طور پر، ایڈیناور نے 1949 سے 1963 تک مغربی جرمنی کی قیادت کی، اسے جمہوریت، معاشی بحالی اور سابق دشمنوں سے مصالحت کی طرف لے گئے۔ تاہم، ہولوکاست کی وحشتؤں کے لیے اسرائیل کے ساتھ معاوضوں کے مذاکرات کی ان کی کوششیں نے انہیں انتہا پسند مخالفت کا نشانہ بنایا۔ 27 مارچ 1952 کو، ایڈیناور کو بھیجی گئی ایک پارسل بم میونخ پولیس ہیڈ کوارٹرز میں پھٹی، ایک پولیس افسر کو ہلاک کر دی اور اسرائیلی جنگجوینا حم بیگن سے سنبلک ایک چونکا دینے والی قاتلانہ سازش کو بے نقاب کر دی۔ یہ مضمون چانسلر کو قتل کرنے کی اس جرات مندانہ کوشش کے سیاق و سبق، عمل اور نتائج کی تحقیقات کرتا ہے، سرد جنگ کی تاریخ کے ایک کم جانے والے باب پر روشنی ڈالتا ہے۔

## کنڑاڈ ایڈیناور اور معاوضوں کا معاهده

کنڑاڈ ایڈیناور، جو 1876 میں کولون میں پیدا ہوئے، ایک تجربہ کار سیاستدان تھے جن کی نازیزم کی مخالفت کی تاریخ تھی۔ وائر جمہوریہ کے دوران کولون کے میرے طور پر، انہوں نے ہٹلر کے رژیم کی مزاحمت کی، قید کا سامنا کیا اور جنگ کے دوران تھہائی میں رہے۔ 1945 کے بعد، انہوں نے کریچن ڈیمو کریٹیک یونین (CDU) کی مشترکہ بنیاد رکھی اور 1949 میں مغربی جرمنی کے پہلے چانسلر بنے، کھنڈرات میں ایک قوم کی تعمیر نو کا کام سونپا گیا۔ ان کی خارجہ پالیسی نے مغرب کے ساتھ انضمام اور سابق حریفوں، بشمول فرانس اور امریکہ، سے مصالحت کو ترجیح دی۔ ان کے اخلاقی اور سفارتی ایجادوں کے لئے ایک بنیادی ستون ہولوکاست کے لیے جرمنی کی ذمہ داری کا سامنا کرنا تھا۔

1951 میں، ایڈیناور نے اسرائیل کے ساتھ معاوضوں کے معاهدے کے لیے مذاکرات شروع کیے، جس کا مقصد ہولوکاست سے بچ جانے والوں اور ابھرتے ہوئے یہودی ریاست کو مالی معاوضہ فراہم کرنا تھا۔ مذاکرات، جو ستمبر 1952 کے لکسمبرگ

معاہدے میں رسمی شکل اختیار کر گئے، گھرے تنازع تھے۔ جرمی میں، کچھ نے معاوضوں کو معاشی بوجھ یا اجتماعی جرم کی قبولیت سمجھا، جبکہ اسرائیل میں، بہت سے لوگوں نے جرمی سے پسے قبول کرنے کی مخالفت کی، اسے چھ ملین یہودیوں کے قتل عام کے ذمہ دار قوم کی قانونی حیثیت دینے کے طور پر دیکھا۔ رادیکل گروپوں، خاص طور پر صیہونی یہرالمٹری تنظیم ارگن سے مسلک، نے معاہدے کو ہولوکاست کے متاثرین سے غداری قرار دیا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ بچ جانے والوں کو برداشت ادا یگیاں ملنی چاہیے نہ کہ اسرائیلی حکومت کے ذریعے ریاست کی تعمیر کے منصوبوں کے لیے فنڈز۔

## ینا حم بیگن اور ارگن کا رابطہ

قاتلانہ سازش کے مرکز میں ینا حم بیگن تھے، اسرائیلی تاریخ کی ایک نمایاں شخصیت جو بعد میں 1977 سے 1983 تک وزیر اعظم رہے اور 1978 کے کمپ ڈیوڈ معاہدوں کے لیے نوبل امن انعام شیئر کیا۔ 1952 میں، بیگن ہیروٹ کے رہنماء تھے، ایک دائیں بازو کی سیاسی پارٹی جس کی جڑیں ریویٹ نسٹ صیہونی تحریک میں تھیں، اور ارگن کے سابق کمانڈر، فلسطین میں برطانوی فورسز پر حملوں کے ذمہ دار ریاست سے پہلے کی ملیشیا۔ بیگن، جن کی فیملی ہولوکاست میں ہلاک ہوئی، نے معاوضوں کے معاہدے کی شدید مخالفت کی، اسے اخلاقی سمجھوتہ سمجھا جو جرمی کو ”معافی خریدنے“ کی اجازت دیتا تھا۔

بیگن کی مخالفت صرف بیان بازی تک محدود نہیں تھی۔ بعد کی انکشافتات کے مطابق، انہوں نے معاوضوں کے مذاکرات کو پڑھی سے اتارنے کے لیے ایڈینا ور کو قتل کرنے کی سازش کی فعال حمایت کی۔ منصوبہ سابق ارگن ارکان کے ایک چھوٹے گروپ نے تیار کیا، جن میں الیزیر سودیت شامل تھے، جنہوں نے ہاتھوں بعد شائع ہونے والی اپنی یادداشتی *Be'shlilut* (ضمیر کی مشن پر) میں اپنی شمولیت کی تفصیل بیان کی۔ سودیت کا بیان، جو جرم من صحافی ہیننگ سیئزر کی 2003 کی کتاب ایڈینا ور پر قاتلانہ حملہ: ایک سیاسی حملے کی خفیہ تاریخ میں تصدیق شدہ، نے بیگن کے آپریشن کی منظوری، فنڈنگ اور منصوبہ بندی میں مرکزی کردار کو ظاہر کیا۔

## سازش کا انکشاف

قاتلانہ کو شش جرات مندانہ اور امچور دونوں تھی۔ 27 مارچ 1952 کو، چانسلر ایڈینا ور کو بھیجی گئی ایک پارسل میونخ پولیس ہیڈ کوارٹرز پہنچی، جو بچکانہ ہینڈرائٹنگ اور غلط ایڈریسینگ کی وجہ سے شکوہ کا باعث بنی۔ پارسل، جس میں انسائیکلوپیڈیا کے اندر چھپی بم تھی، سازشیوں کی طرف سے کراچے پر لیے گئے دونوں جوان لڑکوں کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔ لڑکوں نے کچھ غلط

محسوس کر کے پوست کرنے کی بجائے پولیس کو الٹ کیا۔ جب افسران نے پارسل کا معانہ کرنے کی کوشش کی تو وہ پھٹ گیا، باور یا یائی پولیس افسر کارل رائٹکھرٹ کو ہلاک کر دیا اور دو کو زخمی کر دیا۔

اسی وقت، اسرائیلی اور جرمن وفود کے مذاکراتی مقام پر دو اضافی لیٹر بم بھیجے گئے، جن کی ذمہ داری ایک گروپ نے قبول کی جو خود کو جیوش پارٹیزان آر گنازیشن کہتا تھا۔ یہ بم اپنے ہدف تک نہیں پہنچے، لیکن میونخ دھماکے کے نے بین الاقوامی تحقیقات کو جنم دیا۔ فرانسیسی اور جرمن حکام نے سازش کا سراغ پاریس میں پانچ اسرائیلی مشتبہ افراد تک لگایا، سب ارگن سے منسلک۔ ان میں ایلیزرسودیت بھی شامل تھے، جنہوں نے دھماکہ خیز آلہ تیار کرنے کا اعتراف کیا۔ مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا لیکن بعد میں اسرائیل واپس جانے کی اجازت دی گئی، ثبوت کو جرمی میں یہودی مخالف جذبات کو بھڑکانے سے بچنے کے لیے سیل کر دیا گیا۔

سودیت کی یادداشتیں، جو 1990 کی دہائی میں شائع ہوئیں، نے سازش کے محركات اور عمل کی اہم بصیرتیں فراہم کیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ارادہ ایڈینا اور کو قتل کرنا نہیں بلکہ بین الاقوامی میدیا کی توجیہ کرنا اور معاوضوں کے مذاکرات کو روکنا تھا۔ ”یہ ہم سب کے لیے واضح تھا کہ پارسل کی ایڈینا اور تک پہنچنے کی کوئی امکان نہیں“، سودیت نے لکھا، یہ تجویز کرتے ہوئے کہ سازش کو عالمتی عمل کے طور پر ڈیزاٹ کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ دعویٰ تناریع ہے، کیونکہ بیگن کی شمولیت اور مہلک نتیجہ۔ ایک پولیس افسر کی موت۔ زیادہ سینگین ارادے کی نشاندہی کرتا ہے۔ سودیت نے بیگن کی ذاتی وابستگی کا بیان کیا، بشمول پیسے ختم ہونے پر آپریشن لی فنڈنگ کے لیے اپنی سونے کی گھڑی بیچنے کی پیشکش، اور کنیست ارکان یو خانان بادر اور حیم لینڈاؤ کے ساتھ ساتھ سابق ارگن انٹلی جس چیف ابا شیر زر کے ساتھ میں نگیں سازش کی ہماهنگی کے لیے۔

## نتائج اور پرروہ پوشی

ایڈینا اور کی قیادت میں مغربی جرمن حکومت اور اسرائیلی وزیر اعظم ڈیوڈ بین گوریان دونوں نے نازک دو طرفہ تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے واقعہ کو کم اہم بنانے کی کوشش کی۔ ایڈینا اور، جو سازش کے مأخذ سے آگاہ تھے، نے جرمی میں یہودی مخالف رد عمل یا معاوضوں کو پڑھی سے اتنا نے کے خوف سے اسے جارحانہ طور پر تعاقب نہ کرنے کا انتخاب کیا۔ بین گوریان، جو معاوضوں کے معاهدے کی حمایت کرتے تھے، نے ایڈینا اور کی تحمل کی تعریف کی، کیونکہ بیگن کی شمولیت کی عوامی تشهیر نتیجے جرمن۔ اسرائیلی تعلقات کو تناؤ کا شکار کر سکتی تھی۔ تفصیلات 2006 تک بڑی حد تک دبائی گئیں، جب Frankfurter Allgemeine Zeitung نے سودیت کی یادداشتیں کے اقتباسات شائع کیے، جس سے نئی دلچسپی اور بحث چھڑ گئی۔

اسرائیل میں، بیگن کا کردار ہائیوں تک مبہم رہا۔ ان کے ذاتی سیکریٹری یہیتل کا دیشائی اورینا حم بیگن ہیریٹیج سینٹر کے ڈائریکٹر ہرزل ماکوف نے 2006 میں پوچھے جانے پر سازش کی جماعت کا دعویٰ کیا۔ تاہم، سودیت کا بیان، سیمپز کی تحقیق سے پشتیبان، بیگن کی شمولیت پر کوئی شک نہیں چھوڑتا۔ انکشاف نے تجزیہ کاروں کو چونکا دیا، بیگن کے بعد کے امن ساز کے حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، اور ہولوکاست کے بعد کے دور میں سیاسی تشدد کی اخلاقیات پر سوالات اٹھائے۔

قاتلانہ کوشش معاوضوں کے معاهدے کو پڑھی سے اتنا نے میں ناکام رہی، جو ستمبر 1952 میں دستخط ہوا۔ مغربی جرمنی نے ابتدا میں اسرائیل کو تقریباً 3 ارب جرمن مارک اور کلیمز کانفرنس کو 450 ملین ادا کیے، نئی دعووں کے ساتھ ادائیگیاں جاری رہیں۔ معاهدے نے اسرائیل کی میشیت کو مضبوط کیا اور جرمنی کی اخلاقی حساب کتاب میں ایک اہم قدم تھا، اگرچہ یہ تقسیم کرنے والا رہا۔ ایڈیناور کی بقا اور عزم نے ان کی ملکی اور بین الاقوامی حیثیت کو مضبوط کیا، 1953 میں دوبارہ انتخابات میں حصہ ڈالا۔

## وراثت اور تاریخی اہمیت

لہذا ایڈیناور پر قاتلانہ کوشش ہولوکاست کے بعد کے دور کے خام جذبات اور پچیدہ سیاست کو اجاگر کرتی ہے۔ بیگن اور ان کے اتحادیوں کے لیے، معاوضوں کا معاهدہ یہودی تکلیف سے غداری کی علامت تھا، پھر بھی ان کی پر تشدد و عمل نے اسرائیل کی اخلاقی اتحاری اور سفارتی اہداف کو کمزور کرنے کا خطرہ مول لیا۔ ایڈیناور کا معاملہ دباؤ کا فیصلہ شفافیت کی قیمت پر مصالحت کے لیے ان کی عملی وابستگی کی عکاسی کرتا ہے۔ واقعہ نسل کشی کے ساتھ میں انصاف، یاد اور قومی مفاد کی نیویکیشن کی چیلنجز کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

آج، سازش ایڈیناور اور بیگن دونوں کی وراثت میں ایک فوٹ نوٹ ہے، ان کے بعد کی کامیابیوں سے سایہ کی گئی۔ ایڈیناور کو جدید جرمنی اور یورپی انضمام کے بانی باپ کے طور پر منایا جاتا ہے، جبکہ بیگن کو مصر کے ساتھ امن حاصل کرنے کے کردار کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر بھی، 1952 کی کوشش سرد جنگ کے ابتدائی سالوں کی اتار چڑھاؤ کی یادداشتی ہے، جب نظریاتی تقسیم اور تاریخی زخموں نے انتہائی اقدامات کو ہوادی۔ یہ سیاسی تشدد کی اخلاقیات اور ماضی کی وحشتیوں سے نمٹنے میں سفارتکاری کے نازک توازن پر غور و فکر کی بھی دعوت دیتی ہے۔

جیسا کہ مورخ موشے زیرمان نے نوٹ کیا، سازش کی رازداری جرمن۔ اسرائیلی مصالحت کی حفاظت کے باہمی خواہش سے چلتی تھی۔ سودیت کی یادداشتیوں اور بعد کی رپورٹنگ کے ذریعے اس کی تاخیر سے انکشاف ہمیں اس دور کی اخلاقی ابہام سے نبرد آزمایا

ہونے کی دعوت دیتا ہے جب بچ جانے والے، ریاستی رہنمایا اور جنگجو ہو لوکا سٹ کی وراثت سے گہرے مختلف طریقوں سے لڑتے تھے۔